بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون ۹۹۴
ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
یوم پیر
قیمت ۳۰ پیسے فی پرچہ
جلد ۶۴/۲۹ | ۲۴ رجب ۱۳۹۵ھ ۴ ظہور ۱۳۵۴ھش ۴ اگست ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۷۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت وعافیت سے رکھے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۴ ظہور۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

کل سر میں درد کی تکلیف رہی۔ اِس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کے لئے بھی التزاماً دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

"صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کی تحریک کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اے خدا ہمیں تو یہ پتہ نہیں کتنے مال کی ضرورت ہے ہماری تو یہ خواہش ہے کہ ہماری زندگیوں میں اسلام غالب آئے ہم اپنی آنکھوں سے بنی نوع انسان کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے دیکھ لیں۔"

اِس نیک مقصد کے حصول کے لئے اپنے وعدوں کی بروقت ادائیگی کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

زعماء و ناظمینِ کرام انصار اللہ ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ چندہ مجلس وصول فرمائیں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کی نظر جذرِ قلب تک پہنچتی ہے وہ زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا

زبان سے کلمہ پڑھنا یا استغفار کرنا بے فائدہ ہے جبتک انسان دل و جان سے ایسا نہ کرے

"انسان پر دو قسم کے حقوق ہیں۔ ایک تو اللہ کے دوسرے عباد کے۔ پہلے میں تو اُسی وقت نقصان ہوتا ہے جب دیدہ و دانستہ کسی امر اللہ کی مخالفت قولی یا عملی کی جائے مگر دوسرے حقوق کی نسبت بہت کچھ بچ بچ کے رہنے کا مقام ہے۔ کئی چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں جنہیں انسان بعض اوقات سمجھتا بھی نہیں۔ ہماری جماعت کو تو ایسا نمونہ دکھانا چاہیئے کہ دشمن بھی پکار اُٹھیں کہ یہ ہمارے مخالف ہیں مگر ہیں ہم سے اچھے۔ اپنی عملی حالت کو ایسا درست رکھو کہ دشمن بھی تمہاری نیکی، خدا ترسی اور اتقاء کے قائل ہو جائیں۔

یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی نظر جذرِ قلب تک پہنچتی ہے پس وہ زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ زبان سے کلمہ پڑھنا یا استغفار کرنا انسان کو کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے جب تک وہ دل و جان سے کلمہ یا استغفار نہ پڑھے۔ بعض لوگ زبان سے استغفراللہ کرتے جاتے ہیں مگر نہیں سمجھتے کہ اس سے کیا مراد ہے مطلب تو یہ ہے کہ پچھلے گناہوں کی معافی خلوصِ دل سے چاہی جائے اور آئندہ کے لئے گناہوں سے باز رہنے کا عہد باندھا جائے اور ساتھ ہی اسکے فضل و امداد کی درخواست کی جائے۔ اگر اس حقیقت کے ساتھ استغفار نہیں ہے تو وہ استغفار کسی کام کا نہیں۔ انسان کی خوبی اسی میں ہے کہ وہ عذاب آنے سے پہلے اس کے حضور میں جُھک جائے اور اس کا امن مانگتا رہے۔ عذاب آنے پر گڑگڑانا اور وَقِنَا وَقِنَا پکارنا تو سب قوموں میں یکساں ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ خدا کا عذاب چاروں طرف سے محاصرہ کئے ہوئے ہو۔ ایک عیسائی ایک آریہ ایک چوہڑا بھی اس وقت پکار اُٹھتا ہے کہ الٰہی ہمیں بچائیو۔ اگر مومن بھی ایسا کرے تو پھر اس میں اور غیروں میں فرق کیا ہوا۔ مومن کی شان تو یہ ہے کہ وہ عذاب آنے سے قبل خدا تعالیٰ کے کلام پر ایمان لاکر خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑائے۔"

(ملفوظات جلد نہم صد ۳۵۷، صد ۳۵۸)

پبلشر: مسعود احمد ❖ پرنٹر: سید عبدالحی ❖ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ❖ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ ماہ ظہور ۱۳۵۴ ہش
۱۴ اگست ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیرِ آں گنجِ کرم بنہادہ است

قرآنِ مجید میں جا بجا اِس حقیقت کا اظہار کیا گیا ہے کہ مومنوں کی زندگی آزمائشوں اور ابتلاؤں سے پُر ہوتی ہے۔ اُنہیں طرح طرح کے نقصان برداشت کرنا پڑتے ہیں۔ قسم قسم کے خوفوں اور تکلیفوں میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ اُنہیں ہر طرح کے دُکھ دیئے جاتے ہیں مگر یہ آزمائشیں، ابتلاء اور مصائب و مشکلات اِس لئے نہیں آتے کہ انہیں نقصان پہنچایا جائے یا اُنہیں کمزور کر دیا جائے بلکہ یہ بالآخر اُن کی کامیابی اور کامرانی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اُنہیں اللہ تعالیٰ پر پہلے سے بھی زیادہ کامل اور پختہ ایمان حاصل ہوتا ہے۔ کھرے اور کھوٹے میں ایک فرق اور امتیاز نمایاں ہو کر سامنے آجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے انعامات اور اُس کی تائید و نصرت کے واضح نشانات ظاہر ہوتے ہیں جو اُن کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث بنتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ۔

یعنی اللہ تعالیٰ ابتلاء میں ڈال کر اپنے مخلص بندوں کا امتحان لیا کرتا ہے اُن کی آزمائش کے لئے خوف کے سامان پیدا کرتا ہے، بھوک اور پیاس کے حالات پیدا کرتا ہے۔ اموال لُوٹے جاتے ہیں، جانی قربانی دینی پڑتی ہے۔ تدبیر اور کوشش کے ثمرات سے محروم کیا جاتا ہے۔ مگر یہ اِس لئے نہیں کہ الٰہی منشاء انہیں تباہ کرنا چاہتا ہے بلکہ یہ آزمائشیں اِس لئے آتی ہیں کہ اُن کے صدق و ثبات اُن کے اخلاص و وفا اور اُن کے صبر و ثبات کو ظاہر اور روشن کیا جائے اور خدا کی بے پایاں رحمتوں کا انہیں وارث بنایا جائے۔ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ
وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ۝ (الفرقان آیت ۲۱)

یعنی ہم نے تم میں سے بعض کو بعض کے لئے آزمائش کا ذریعہ بنایا ہے (یہ دیکھنے کے لئے) کہ کیا تم صبر کرتے ہو یا نہیں اور (اے مسلمان) تیرا ربّ حالات کو بہت دیکھنے والا ہے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"(اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ تمہیں دشمنوں کی مخالفت اور ان کے اعتراضات سے گھبرانا نہیں چاہیئے کیونکہ ہم نے ابتلاؤں اور امتحانات کا سلسلہ بھی جاری کیا ہوا ہے جن کے ذریعہ ہم کھوٹے اور کھرے میں امتیاز کر دیتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ان آزمائشوں میں تمہارا صبر اور استقامت سے اپنے ایمان پر قائم رہنا ضروری ہے تاکہ تمہاری عظمت لوگوں پر ظاہر ہو اور یہ کبھی خیال نہ کرو کہ اگر ابتلاء اسی طرح بڑھتے چلے گئے تو شاید تمہاری ہلاکت کا باعث بن جائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام حالات کو دیکھ رہا ہے وہ بصیر ہے اور وہ جانتا ہے کہ یہ ابتلاء تمہاری طاقت کو کچلنے کا باعث نہیں بلکہ تمہیں اور بھی ترقی کی طرف لے جانے والے ہیں۔ یہی نکتہ مولانا روم نے اپنے اس شعر میں بیان فرمایا ہے کہ

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیرِ آں گنجِ کرم بنہادہ است

یعنی ہر ابتلاء جو اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلوں پر آتا ہے، اس کے نیچے رحمتِ الٰہی کا ایک بہت بڑا خزانہ مخفی ہوتا ہے جو اس کی ترقی کا باعث ہوتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر ابتلاء نہ آتے تو شاید اسلام کی آواز مکّہ کی چار دیواری سے بھی باہر نہ نکلتی مگر ان ابتلاؤں کی وجہ سے اِس کی آواز عرب کے کونہ کونہ میں گونجنے لگی اور پھر عرب سے نکل کر دُنیا کے کناروں تک جا پہنچی پس ابتلاء قومی ترقی کا ایک اہم ذریعہ ہوتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ انہیں جماعتی ترقی کا ایک اہم ذریعہ سمجھنا چاہیئے اور دُعاؤں سے اور گریہ و زاری سے اور نیک اور پاک اعمال سے اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی نصرت کو جذب کرنا چاہیئے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصّہ دوم صفحہ ۵۹ تا ۶۱)

ابتلاؤں اور تکلیفوں کے وقت جہاں عام آدمی گھبرا جاتے ہیں صبر کا دامن چھوڑ دیتے ہیں اور ناشکری بلکہ مایوسی کا اظہار کرنے لگتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان رکھنے والے اور اس کی تقدیر پر ہر حالت میں راضی رہنے والے خوش قسمت اور سعادت مند لوگوں کی ایسی کیفیت اور حالت ہوتی ہے کہ اہلِ دنیا اس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ سخت ابتلاؤں اور تکلیفوں کے وقت بھی اُن کے چہروں سے اطمینان اور سکینت کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ ہر حالت میں اپنے ربّ کی تقدیر پر بشرحِ صدر راضی ہوتے ہیں بلکہ مصائب و ابتلاء اُن کے ایمان کو اور بھی زیادہ مضبوط اور پختہ کرنے کا موجب بنتے ہیں، وجہ اِسکی یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے خدا کی قدرتوں کا مشاہدہ کر چکے ہوتے ہیں اور اِس یقین پر قائم ہوتے ہیں کہ ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے وہ کبھی ہمیں بے یار و مددگار نہیں چھوڑے گا۔ ہر حالت میں وہی ہمارا متکفّل اور متولی ہے اور اس کی تائید و نصرت ہر حالت میں ہمارے ساتھ ہے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام مومنوں کی اسی حالت اور کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"وہ بسا اوقات طرح طرح کی بے سامانی میں ہو کر اور اسبابِ عادیہ سے بکلّی اپنے تئیں دُور پا کر پھر بھی ایسی بشاشت اور انشراحِ خاطر سے زندگی بسر کرتے ہیں اور ایسی خوشحالی سے دِنوں کو کاٹتے ہیں کہ گویا اُن کے پاس ہزارہا خزائن ہیں۔ اُن کے چہروں پر تونگری کی تازگی نظر آتی ہے اور صاحبِ دولت ہونے کی مستقل مزاجی دکھائی دیتی ہے اور تنگیوں کی حالت میں بکمال کشادہ دِلی اور یقینِ کامل اپنے مولیٰ کریم پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ سیرتِ ایثار اُن کا مشرب ہوتا ہے اور خدمتِ خلق اُنکی عادت ہوتی ہے اور کبھی انقباض اُن کی حالت میں راہ نہیں پاتا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اُن کے تمام کاموں کا خدا متولّی ہوتا ہے جیساکہ اُس نے آپ ہی فرمایا ہے وھو یتولّی الصالحین۔"

(براہین احمدیہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مومن کی جو کیفیت بیان فرمائی ہے موجودہ مادی دنیا کے لئے اس کو سمجھنا بہت ہی مشکل ہے کیونکہ حقیقی ایمان سے محروم ہونے کی وجہ سے دُنیا کے لئے یہ بات ایک اچنبھے سے کم نہیں کہ مشکلات و آزمائش کے وقت بشاشت، انشراحِ خاطر اور چہرہ سے تونگری کی تازگی کیونکر ظاہر ہو سکتی ہے لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر زندہ اور کامل ایمان رکھتے ہیں اور اس کے دعووں پر انہیں پختہ یقین ہے۔ ان کے لئے یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے۔ وہ ایسے نظارے آج بھی مشاہدہ کر سکتے ہیں بلکہ کرتے ہیں۔ اور نہ صرف مشاہدہ کرتے ہیں بلکہ خود اُن کی اپنی زندگیاں اس کی روشن مثال ہوتی ہیں۔ خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک ایمان کی اِس پختگی پر قائم ہو اور قائم رہے تاکہ خدائی تائید و نصرت ہر حالت میں ہمارے شاملِ حال رہے اور ہم حسبِ سابق آئندہ بھی اس کی قدرتوں اور معجز نمائیوں کے نشانات کا مشاہدہ کرتے چلے جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

...ندہ اور سچا مذہب — اسلام

مکرم مولوی محمد انیس الرحمن صاحب شاہد مربی سلسلہ

...کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس
...ایک کامل اور مکمل شریعت
...لام کی شکل میں عطا فرمائی ہے
...سے مکمل ضابطۂ حیات ہے
...سے قبل جتنے ادیان بھی...
...ن کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے
...وقات میں مختلف انبیاء کرام
...یعہ قائم فرماتا رہا ہے وہ مختص
...اور مختص الوقت تھے۔ لیکن
...عکس اسلام نے ایک کامل اور
...صورت میں اپنا دعوے اور اپنے
...دنیا کے سامنے پیش کئے ہیں۔
...قرآن مجید میں مذکور ہے۔
...نَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ
...الْاِسْلَامُ (آل عمران ۲)
...کے نزدیک اصل دین یقیناً
...ہے۔ نیز فرمایا:-
...مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ
...دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ
...وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ
الْخٰسِرِیْنَ۔ (آل عمران ۸۶)
...یعنی اور جو شخص اسلام کے سوا
...اور دین کو اختیار کرنا چاہے تو
...در کھے) کہ وہ اس سے ہرگز قبول
...کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان
...والوں میں سے ہوگا۔ الغرض اسلام
...ریعہ سے دین کمال کو پہنچ گیا ہے اور
...م کو آخری اور غاشل اتحادی کے
...تسلیم کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ
...دوسرے مقام پر فرماتا ہے۔
اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ
وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ
وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ
دِیْنًا۔
(سورۃ مائدہ ۴)
یعنی آج میں نے تمہارے فائدہ کے
...تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔ اور تم پر
...احسان کو پورا کر دیا ہے اور دین کے
...اسلام کو پسند کیا ہے۔
...مذکورہ بالا آیات کے علاوہ بھی قرآن کریم
...متعدد مقامات پر اسلام کی اکملیت

اور جامعیت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس جگہ یہ بتانا مقصود ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو کامل اور مکمل بشر قرار دے کر انسانی اقدار اور اخلاق کا خاتمہ آپ پر کیا ہے۔ اور آپ کے ذریعہ انسانی کمالات اور استعدادات کو اپنے کمال تک پہنچا دیا ہے۔ اسلئے آپ کو ہی صرف ایک کامل اور مکمل سچا اور زندہ مذہب عطا فرمایا ہے جو اسلام کے نام سے موسوم ہے۔ اور اسلام زندہ مذہب اس لحاظ سے ہے کہ اس کی برکات وفیوض اور اس کے ثمرات جاری و ساری ہیں۔ اور قیامت تک اس کے افضال ممتد ہیں صرف اسلام کے ذریعہ ہی شرف انسانیت کا قیام ممکن ہے اس کے بغیر کوئی مذہب شرف انسانیت کو قائم نہیں رکھ سکتا کیونکہ اسلام کے علاوہ دیگر تمام مذاہب کے برکات وفیوض ختم ہو چکے ہیں۔ اور دین اسلام کے بعد ادیان سابقہ کا دروازہ بند ہو چکا ہے اور خدا تعالیٰ نے سابقہ ادیان کی تائید و نصرت چھوڑ دی ہے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"دنیا کے مذاہب پر اگر نظر کی جاوے تو معلوم ہوگا کہ بجز اسلام ہر ایک مذہب اپنے اندر کوئی نہ کوئی غلطی رکھتا ہے اور یہ اسلئے نہیں کہ درحقیقت وہ تمام مذاہب ابتداء سے جھوٹے ہیں بلکہ اسلئے کہ اسلام کے ظہور کے بعد خدا نے ان مذاہب کی تائید چھوڑ دی"

(لیکچر سیالکوٹ ص۱)

پھر چونکہ مذہب اسلام ہی صرف روئے زمین پر سچا اور زندہ مذہب ہے۔ اسلئے کسی مذہب کے اختیار کرنے سے جو اغراض ہیں وہ صرف اسلام ہی پورا کر سکتا ہے۔ مذہب کی اغراض اور اس کے قبول کرنے کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے امام زمان فرماتے ہیں:-

"مذہب سے غرض کیا ہے بس یہی کہ خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات کاملہ پر یقینی طور پر ایمان حاصل ہو کر نفسانی جذبات سے انسان نجات پا جاوے اور خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا ہو کیونکہ درحقیقت وہی بہشت ہے جو عالم آخرت میں طرح طرح کے پیرایوں میں ہوگا"

(چشمہ مسیحی ص۲۶)

دین اسلام کی برکات وفیوض اور اسکے ثمرات کا ذکر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام ایک مقام پر فرماتے ہیں:

"وہ اسلام جس کی خوبیاں ہم بیان کر چکے ہیں وہ ایسی چیز نہیں ہے جس کے ثبوت کے لئے ہم صرف گذشتہ کا حوالہ دیں اور محض قبروں کے نشان دکھلائیں۔ اسلام مردہ مذہب نہیں ہے تا یہ کہا جائے کہ اسکی برکات پیچھے رہ گئی ہیں اور آگے خاتمہ ہے۔ اسلام میں بڑی خوبی یہی ہے کہ اس کی برکات ہمیشہ اس کے ساتھ ہیں اور وہ صرف گذشتہ قصوں کا سبق نہیں دیتا بلکہ موجودہ برکات پیش کرتا ہے۔ دنیا کو برکات اور آسمانی نشانات کی ہمیشہ ضرورت ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں صرف اسلام کو سچا مذہب سمجھتا ہوں اور دوسرے مذاہب کو باطل اور سراسر دروغ کا پتلا خیال کرتا ہوں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ اسلام کے ماننے سے نور کے چشمے میرے اندر بہہ رہے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ مجھے دکھلایا اور بتلایا گیا اور سمجھایا گیا کہ دنیا میں فقط اسلام ہی حق ہے اور میرے پر ظاہر کیا گیا کہ یہ سب کچھ بہ برکت پیروی حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم تجھ کو ملا ہے اور جو کچھ ملا ہے اس کی نظیر دوسرے مذاہب میں نہیں کیونکہ وہ باطل پر ہیں"

(آئینہ کمالات اسلام ص۲۷۵ تا ۲۷۶)

اسی طرح حضور علیہ السلام اپنی معرکۃ الآراء کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۶ میں فرماتے ہیں:-

"ہزار ہزار شکر اس خداوند کریم کا ہے۔ جس نے ایسا مذہب ہمیں عطا فرمایا ہے۔ جو خدا دانی اور خدا ترسی کا ایک ایسا ذریعہ ہے جس کی نظیر کبھی اور کسی زمانہ میں نہیں پائی گئی اور ہزار ہا درود اس نبی معصوم پر جس کے وسیلہ سے ہم اس پاک مذہب میں داخل ہوئے اور ہزار ہا رحمتیں نبی کریم کے اصحاب پر ہوں جنہوں نے اپنے خونوں سے اس باغ کی آبیاری کی۔ اسلام ایک ایسا بابرکت اور خدا نما مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص سچے طور پر اس کی پابندی اختیار کرے اور اس کی تعلیموں اور ہدایتوں اور وصیتوں پر کاربند ہو جاتے جو خدا تعالیٰ کے پاک کلام قرآن شریف میں مندرج ہیں تو وہ اسی جہان میں خدا کو دیکھ لے گا"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۶)

دین اسلام کے سچا اور زندہ مذہب ہونے اور اس کی برتری و فوقیت کو غیر مسلموں نے بھی تسلیم کیا ہے۔

(۱) مسٹر ایچ اے آر گب نے بعنوان "اسلام کدھر جا رہا ہے؟" کتاب جو کہ ۱۹۳۲ء میں تصنیف کی اس میں اسلام کی برتری کے بارے میں لکھا ہے:-

"اسلام کے سامنے نسل انسانی کی خدمت بڑی اہم ہے۔

نسل انسانی کی متعدد اور مختلف قوموں میں اتحاد قائم کرنے میں اسلام کو جو کامیابی حاصل ہوئی اس کی نظیر کسی دوسری جگہ نہیں ملتی پھر اتحاد ایسا کہ جس نے مواقع اور کام کا موقعہ دینے کے لحاظ سے مساوات قائم کی ہاں اسلام میں اب بھی یہ طاقت ہے کہ وہ قومیت اور روایت کے ایسے پراگندہ اجزاء کو اکٹھا کر دے جو باہم ملنے کے قابل نظر نہیں آتے اگر مشرق اور مغرب کی عظیم الشان قوموں کے مقابلہ کا جذبہ کبھی تعاون میں تبدیل ہو سکتا ہے تو وہ صرف اسلام کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔

"وہادر اسلام" ۱۹۳۲ء
(w Then Islam 1932)

۲- مسٹر برنارڈ شاہ جو کہ عالمی شہرت یافتہ مشہور مفکر اور ادیب ہیں انہوں نے اسلام کی برتری اور فوقیت کے بارہ میں لکھا ہے:-

"مجھے یقین ہے کہ ساری برطانوی سلطنت ایک قسم کا اصلاح شدہ اسلام اسی صدی کے اختتام پر قبول کرلے گی میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین کو ہمیشہ بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھا۔ میرے نزدیک یہی مذہب بدلتے ہوئے زمانہ حیات کے مقابل پر ایسی اہلیت رکھتا ہے جس کی وجہ سے یہ ہر زمانہ کے لوگوں کو اپیل کرتا ہے --- میں نے پیشگوئی کی ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دین جیسا کہ آجکل یورپ میں قبول کیا جا رہا ہے ویسا ہی کل بھی قبول کیا جائے گا۔ قرون وسطی کے پادریوں نے جہالت کی وجہ سے یا تعصب کی بنا پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین کی نہایت تاریک تصویر کھینچی تھی۔ درحقیقت انہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مذہب کو برے رنگ میں دکھایا گیا تھا ان کے نزدیک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک عیسیٰ کا دشمن تھا... لیکن میں نے اس عظیم الشان شخصیت کا مطالعہ کیا ہے میری رائے میں وہ نہ صرف یہ کہ دشمن مسیح نہ تھے بلکہ وہ انسانیت کے نجات دہندہ تھے۔ میرا ایمان ہے کہ اگر موجودہ زمانہ کی متمدن دنیا میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسا انسان دنیا کا ڈکٹیٹر بن جائے تو وہ ہمارے زمانہ کی مشکلات کا ایسا حل تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ جس کے نتیجہ میں حقیقی مسرت اور سلامتی اور امن حاصل ہو جائے۔ اب یورپ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اصولوں کو سمجھنے لگا ہے اور آئندہ صدی میں یورپ اس بات کو اور زیادہ تسلیم کرے گا۔ کیونکہ اسلام کے اصول اس کی مجبوری کو حل کر سکتے ہیں۔ میری پیشگوئی کو ان حقائق کے ماتحت سمجھنا چاہیئے موجودہ وقت میں بھی میری قوم کے اور یورپ کے کئی لوگ اسلام قبول کر چکے ہیں اور کہا جا رہا ہے کہ یورپ کے اسلامی بننے کا آغاز ہو چکا ہے"

اسی طرح لکھتے ہیں کہ:-

"اب سے ایک سو سال بعد یا اس سے بھی پہلے انگلستان خاص طور پر اور مغربی دنیا عام طور پر مشرف با سلام ہو جائے گی اس لئے کہ اسلام میں ہر قسم کی ترقی کے جذب کرنے کی بے پناہ قوت موجود ہے --- انسانی ترقی جس قدر بلندیوں تک پہنچ جائے وہ اسلام کو وہاں اپنے ساتھ موجود پائے گا۔ اسلام نے شخصی حقوق کی جس قدر حفاظت کی ہے دنیا کی کوئی تہذیب کوئی مذہب اور کوئی قانون اس کی برابری نہیں کر سکتا۔ دنیا حقیقی امن عملی طور سے خالی ہے لیکن اسلام کا دستر خوان اس نعمت سے بھرپور ہے۔ ایک کہتا ہے کہ میں انگریز ہوں دوسرا کہتا ہے کہ میں فرانسیسی ہوں تیسرا کہتا ہے کہ میں جرمن ہوں لیکن مسلمان دنیا کے کسی ملک میں آباد ہو وہ اپنے آپ کو صرف مسلمان کہتا ہے اور ثابت کر دیتا ہے کہ وہ وطنیت کی حدود سے بالا تر ہے۔ اسلام ہر فرد کو قانونی طور پر آزادی دیتا ہے اور جائیداد کی ملکیت کا حق تسلیم کرتا ہے۔ سوشلزم کا وہ عظیم الشان تخیل جسے یورپ نے آج سمجھا ہے۔ اسلام کی عملی زندگی میں تیرہ سو سال سے مسلّم ہے"

(ON GETTING MARRIED
BY. G. Bernard)

بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ دین اسلام پر صحیح اور کامل طور پر وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے تا ہم اس کی برکات و فیوض سے کامل حصہ پا سکیں۔

محترم مولوی عبدالمجید خان صاحب آف راہوں ضلع جالندھر

مکرم محمد عیسے صاحب ظفر احمد نگر

محترم مولوی عبدالمجید صاحب رضی اللہ عنہ آف راہوں اپنے شہر اور علاقہ کے بہت بڑے زمیندار تھے۔ راجپوت خاندان سے وابستہ رئیس اور مالی حالت اعلیٰ ہونے کے باوجود طبیعت انتہائی طور پر نرم تھی گفتگو ہر شخص سے اس کے مقام کے مطابق اور دل کو موہ لینے والی ہوتی تھی۔ دوسروں کی غمگساری اور حاجتمندوں کی امداد آپکا پسندیدہ کام تھا۔ ذاتی نفع اور نقصان کا تصور کئے بغیر لوگوں کے کام کرتے اور کرواتے تھے غیروں کے کام کے لئے سفر کرتے تو خرچ اپنی جیب سے کرتے جتنے سال مجھے ان کے زیر سایہ رہنے کا موقعہ ملا میں نے کبھی بھی ان کو متواتر ۲۴ گھنٹے گھر پر گزارتے نہیں دیکھا۔ ادھر سے آکے ادھر چلے گئے۔ ایک کام ختم ہوا تو کسی کی امداد کو پہنچے۔ آپ ان سے خندہ پیشانی سے ملتے اور ان کی مقدور بھر امداد کرتے۔ الغرض وہ ایک نافع الناس وجود تھے جو اس فانی دنیا سے رخصت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون یہی وجہ تھی کہ راہوں شہر ہندو اکثریت کا ہونے کے باوجود آپ ٹاؤن کمیٹی کے صدر کئی دفعہ منتخب ہوئے۔

میرے والد محترم چوہدری محمد یوسف صاحب نمبردار عوث گڑھ جب قادیان جاتے تو جاتے وقت اور پھر واپسی پر ایک رات ان کے ہاں ٹھہرتے۔ محترم مولوی عبدالمجید خان صاحب بڑے تپاک سے ملتے۔ احمدیت نے آپس میں ایسے بھائی چارہ کا ماحول پیدا کر دیا تھا کہ اس کی مثال دو حقیقی بھائیوں میں بھی کم نظر آتی ہے۔

عوث گڑھ ریاست پٹیالہ کے علاقہ میں انگریزی کلاسوں والا کوئی سکول نہیں تھا۔ اس لئے میرے والد محترم نے مجھے راہوں کے سکول داخل کروا دیا اور میری رہائش محترم مولوی عبدالمجید صاحب کے گھر تھی۔ آپ کے گھر کا ماحول سراسر دینی تھا۔ آپ باقاعدگی سے نماز تہجد پڑھتے تھے۔ دوسری نمازوں کے لئے اپنے سب بیوی بچوں کو اٹھاتے اور باجماعت نماز پڑھاتے تھے۔ جلسہ سالانہ پر صرف خود باقاعدگی سے جاتے بلکہ اہل خانہ کو بھی ساتھ لے جاتے تھے۔ سلسلہ سے والہانہ عشق تھا۔ اخبار الفضل باقاعدگی سے منگواتے۔ اپنے خاندان میں دینی تعلیم کو فروغ دینے کے لئے اپنے خرچ پر اپنے بیٹے کو قادیان میں جامعہ احمدیہ میں داخل کروا دیا۔ غیر احمدی لوگوں اور دوستوں کو احمدیت کا پیغام بڑی خوش اسلوبی سے پہنچاتے تھے۔ دوران گفتگو کسی کی دل آزاری سے ہمیشہ گریز فرماتے سلسلہ کے لئے بے حد غیرت رکھتے تھے۔

آخری چند سالوں میں گھٹنوں میں بڑھاپے کے عوارض پیدا ہو جانے کے باوجود آپ غلہ منڈی ربوہ سے مسجد مبارک میں خلیفۃ المسیح کی امامت میں نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔

میری تربیت اور تعلیم میں جناب مولوی عبدالمجید خان صاحب رضی اللہ تعالے کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ جس کیلئے میں ان کا بے حد شکر گزار ہوں اور اللہ تعالے سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالے ان پر بے شمار رحمت فرمائے۔ اپنے قرب سے نوازے اور ان کے درجات بلند کرے آمین۔

احباب بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور اپنے افضال برکات اور رحمتوں کا مورد بنائے۔ آمین۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

نتائج امتحانات اطفال کے بارہ میں ضروری اعلان

درج ذیل مجالس اطفال کی طرف سے موصول شدہ پرچہ جات اطفال کے نتائج متعلقہ مجالس کو مرکز سے بھجوا دیئے گئے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی مجلس میں نتیجہ نہ پہنچا ہو تو فوری مطلع فرمائیں۔

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نام مجلس	ضلع	نام مجلس	ضلع
۱۔ پشاور شہر	پشاور	۲۸۔ ترگڑی	گوجرانوالہ
۲۔ مردان شہر	مردان	۲۹۔ چک چٹھہ	”
۳۔ کوہاٹ	کوہاٹ	۳۰۔ ڈاہرانوالی	”
۴۔ ایبٹ آباد	ہزارہ	۳۱۔ گوجرانوالہ شہر	”
۵۔ واہ کینٹ	راولپنڈی	۳۲۔ موہلن کے	”
۶۔ اسلام آباد	”	۳۳۔ نارنگ منڈی	شیخوپورہ
۷۔ ٹیکسلا	”	۳۴۔ سانگلہ ہل	”
۸۔ کیمبل پور شہر	کیمبل پور	۳۵۔ ننکانہ صاحب	”
۹۔ کھاریاں	گجرات	۳۶۔ شیخوپورہ شہر	”
۱۰۔ کھوکھر غربی	”	۳۷۔ گرمولا ورکاں	”
۱۱۔ خوشاب	سرگودھا	۳۸۔ میرک	ساہیوال
۱۲۔ سرگودھا کینٹ	”	۳۹۔ جتوئی	مظفر گڑھ
۱۳۔ رکھ چرا گاہ	”	۴۰۔ ۴۸ فتح	بہاولپور
۱۴۔ دھول بالا	”	۴۱۔ کروندی	خیرپور
۱۵۔ جھنگ صدر	جھنگ	۴۲۔ روہڑی	سکھر
۱۶۔ احمد نگر	”	۴۳۔ انور آباد	لاڑکانہ
۱۷۔ کھرڑیانوالہ	لائل پور	۴۴۔ کھنڈو	”
۱۸۔ ۲۱۹ گنڈا سنگھ والا	”	۴۵۔ بشیر آباد	بدین
۱۹۔ گوجرہ	”	۴۶۔ لابینی پورانی	”
۲۰۔ فیکٹری ایریا	لاہور	۴۷۔ سانگھڑ شہر	سانگھڑ
۲۱۔ مرل	سیالکوٹ	۴۸۔ کنری	تھرپارکر
۲۲۔ کھریا	”	۴۹۔ نبی سر روڈ	”
۲۳۔ ٹھروہ	”	۵۰۔ سوسائٹی	کراچی
۲۴۔ چونڈہ	”	۵۱۔ ڈرگ روڈ	”
۲۵۔ گھٹیالیاں کلاں	”	۵۲۔ کراچی صدر	”
۲۶۔ ڈسکہ	”	۵۳۔ کوئٹہ شہر	کوئٹہ
۲۷۔ سمبڑیال	”		

ماہنامہ ”انصار اللہ“

ماہنامہ ”انصار اللہ“ ایک بلند پایہ تربیتی رسالہ ہے۔ اس ماہنامہ کے متعلق حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:۔

”میں اس جگہ رسالہ ”انصار اللہ“ کے متعلق بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ یہ رسالہ خدا کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا جاتا اور ترتیب دیا جاتا ہے اور اس کے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلاء پیدا کرنے اور روح کو روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں۔ پس انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں، اسکی اشاعت کا حلقہ وسیع کریں اور اس کے لئے مختلف علمی موضوعات پر اچھے اچھے مضامین لکھ کر بھجوائیں تاکہ اس کی افادیت میں ترقی ہو اور جماعت میں اس کے متعلق دلچسپی بڑھتی چلی جائے۔“

(افتتاحیہ خطاب سالانہ اجتماع انصار اللہ ۱۹۶۲ء)

(مینیجر ماہنامہ ”انصار اللہ“ ربوہ)

وقف کی روح کو زندہ رکھنے کی ضرورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ عیدالاضحیہ ۲؍ اپریل ۱۹۶۶ء میں فرماتے ہیں:۔

”اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کی رفعت، اسلام کی ترقی اور غلبہ کا پھر دوبارہ سامان پیدا کیا ہے یعنی جماعت احمدیہ کے قیام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے ذریعہ اسلام کے لئے ترقی کے سامان پیدا ہو گئے ہیں اس لئے ہر احمدی کو وقف کا وہی نمونہ دکھانا چاہیئے جو آج سے چودہ سو سال پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دکھایا تھا۔ اس وقت بھی اسلام کے مخالفوں اور دشمنوں کی چھری ہماری گردنوں کی تلاش میں ہے اس لئے میں پوچھتا ہوں کہ کہاں ہیں وہ واقف گردنیں جو برضا و رغبت اپنے آپ کو اس چھری کے نیچے رکھ دیں؟ اور خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو حاصل کریں؟؟ آج وقف کی روح پھر پوری شدت کے ساتھ ہماری جماعت کے اندر زندہ ہونی چاہیئے کیونکہ دنیا پیاسی ہے اور اس کی پیاس سوائے احمدیت کے کوئی اور نہیں بجھا سکتا۔“

(الفضل ۴ر مئی ۱۹۶۶ء)

جماعت احمدیہ کے جو نوجوان خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔ واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۲۳ر اگست بروز ہفتہ ۸ بجے صبح دفتر ہذا میں ہوگا جس کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

درخواستہائے دُعاء

۱۔ کوئٹہ میں خاکسار کے تین نسبتی بھائی بعارضہ قلب و بدہضمی ہسپتال میں بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت عاجلہ سے نوازے۔ آمین۔ (عزیز الرحمٰن خالد سابق مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ)

۲۔ خاکسار کی پھوپھی جان محترمہ گلزار بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری خورشید محمد صاحب دھرمپورہ لاہور پتہ میں پتھری کی وجہ سے عرصہ سے علیل ہیں۔ آج کل طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب سے مکمل شفایابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(عبدالباری قیوم ربوہ)

۳۔ میرے ماموں محمد ابراہیم صاحب امینی کی اہلیہ آمنہ بی بی صاحبہ ریڑھ کی ہڈی میں درد کی وجہ سے پندرہ سال سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ درد کی وجہ سے دل کے دورے بھی پڑتے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(حمید الدین امینی محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

ضرورت ہے

ہمیں اپنی کلینکل لیبارٹری کے لئے ایک تجربہ کار لیبارٹری اسسٹنٹ کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند فوری طور پر اپنے خرچ پر مندرجہ ذیل پتہ پر ملیں۔

شفا میڈیکو۔ بالمقابل میو ہسپتال۔ لاہور

فون نمبر: ۶۳۶۹۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین کرام! کیا آپ مجلس سے حل شدہ پرچہ جات اطفال و خدام بھجوا چکے ہیں؟ (مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیارھویں صدی ہجری

بزرگانِ سلف کے عقائد

امام اہلِ سنت و شارحِ مشکوٰۃ شریف حضرت امام علی القاری رح

حضرت امام علی القاری رح (متوفی ۱۰۱۴ھ / ۱۶۰۶ء) امام اہلسنت اور شارح مشکوٰۃ شریف ہیں۔ "موضوعاتِ کبیر" علم حدیث میں آپ کی ایک نہایت درجہ قابلِ قدر تالیف ہے جس میں آپ نے آیت خاتم النبیین کی حسب ذیل تفسیر بیان فرمائی ہے:-

"مَعَ هٰذَا لَوْ عَاشَ اِبْرَاهِيْمُ وَصَارَ نَبِيًّا وَكَذَا لَوْ صَارَ عُمَرُ نَبِيًّا لَكَانَ مِنْ اَتْبَاعِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَعِيْسٰى وَالْخِضْرِ وَاِلْيَاسَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَلَا يُنَاقِضُ قَوْلَهٗ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اِذِ الْمَعْنٰى اَنَّهٗ لَا يَاْتِيْ نَبِيٌّ بَعْدَهٗ يَنْسَخُ مِلَّتَهٗ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ اُمَّتِهٖ۔"

(موضوعاتِ کبیر ص ۵۸، ۵۹)

ترجمہ:- باایں ہمہ یہ بات بھی ہے کہ اگر (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ) ابراہیمؑ زندہ رہتے اور نبی بن جاتے۔ نیز حضرت عمرؓ بھی نبی ہو جاتے تو وہ دونوں بھی حضرت عیسیٰؑ، حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعین میں سے ہوتے۔ پس حدیث (لو عاش لکان صدیقًا نبیًا) اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النبیین کے ہرگز مخالف نہیں کیونکہ خاتم النبیین کے تو یہ معنے ہیں کہ آنحضرتؐ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہو سکتا جو آپؐ کے دین کو منسوخ کر دے اور آپؐ کا امتی نہ ہو۔

آپ نے اس حقیقت پر مزید روشنی بایں الفاظ ڈالی ہے:-

"اَقُوْلُ لَا مُنَافَاةَ بَيْنَ اَنْ يَّكُوْنَ نَبِيًّا وَّيَكُوْنَ تَابِعًا لِّنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيَانِ اَحْكَامِ شَرِيْعَتِهٖ وَاِتْقَانِ طَرِيْقَتِهٖ وَلَوْ بِالْوَحْيِ اِلَيْهِ كَمَا يُشِيْرُ اِلَيْهِ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا لَّمَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِيْ اَيْ مَعَ وَصْفِ النُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ وَاِلَّا فَمَعَ سَلْبِهِمَا لَا يُفِيْدُ زِيَادَةَ الْمَزِيَّةِ۔" (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ ص ۵۶۴)

ترجمہ:- میں کہتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نبی ہونے سے یہ امر منافی نہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہو کر آپؐ کی شریعت کے احکام بیان کریں اور حضورؐ کی طریقت کو مضبوط اور پختہ کریں اگرچہ وہ یہ کام اس وحی الٰہی سے کریں جو اُن پر نازل ہو گی جیسا کہ اس کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اشارہ کرتا ہے کہ اگر موسیٰؑ زندہ ہوتے تو انہیں میری پیروی کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا۔ مراد یہ ہے کہ وصفِ نبوت اور رسالت کے ساتھ تابع ہوتے ورنہ نبوت و رسالت کے سلب ہو جانے کے بعد تابع ہونا کسی خوبی کی زیادتی کا فائدہ نہیں دیتا۔

گمشدہ عینک

گزشتہ بدھ کالج سے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کو سکوٹر پر آتے ہوئے نزدیک نظر کی عینک کہیں گم گئی ہے جو نیلے رنگ کے کور میں تھی۔ اگر کسی دوست کو ملی ہو تو دفتر امور عامہ میں پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

(قاضی عزیز احمد کارکن نظارت امور عامہ۔ ربوہ)

اعلانات نکاح

۱۔ میرے بیٹے عزیزم عبدالحمید سلمہ اللہ تعالیٰ قائد خدام الاحمدیہ کالا گجراں ضلع جہلم کی بارات کالا گجراں سے پشاور کے لئے مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۷۵ء کو روانہ ہو کر پشاور پہنچی۔ اس کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ طاہرہ سیٹھی بنت عبدالعزیز صاحب سیٹھی مرحوم آف پشاور بعوض پانچ ہزار روپے مہر محترم مولوی چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ پشاور نے کیا۔ اسی روز بارات واپس کالا گجراں بخیر و عافیت پہنچ گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

(عبدالعزیز زرگر احمدی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کالا گجراں ضلع جہلم)

۲۔ مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب ولد چوہدری عبداللطیف صاحب محلہ دارالرحمت ربوہ حال امریکہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ عطیہ میر بنت میر امان اللہ صاحب مرحوم پی۔ای۔سی۔ایچ۔ایس سوسائٹی کراچی بعوض انتیس ۲۹ ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ نے مورخہ ۲۵؍۴ کو احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا اور مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب نے اپنے بڑے بیٹے سکواڈرن لیڈر منیر احمد صاحب پی۔اے۔ایف ماڑی پور کے بنگلہ پر دعوتِ ولیمہ کا انتظام فرمایا جس میں جماعت کے دوست اور غیر از جماعت دوست کثرت سے شریک ہوئے۔ دوست اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرماویں۔

(سیکرٹری رشتہ ناطہ جماعت کراچی)

۳۔ عزیزم ڈاکٹر سعید احمد صاحب ایم بی بی ایس۔ ڈی سی پی۔ ایم سی پی ایس ولد ماسٹر رشید احمد صاحب ریٹائرڈ ٹیچر چونڈہ ضلع سیالکوٹ کا نکاح عزیزہ ڈاکٹر بشریٰ شاہدہ ایم بی بی ایس بنت ملک عنایت اللہ صاحب سلیم ۸۲۔ ایف بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور سے مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مولوی لطیف احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم ماڈل ٹاؤن نے بعد از نماز جمعہ ۱۸ جولائی ۱۹۷۵ء کو مسجد احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں پڑھا۔ ڈاکٹر صاحب محترم میاں علی بخش صاحب رضؓ آف مال پور ماڑیاں ضلع ہوشیار پور کے پوتے ہیں اور عزیزہ محترم مولوی محمد عبداللہ صاحب رضؓ بوتالوی کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور باعثِ رحمت ہو اور اس کے نیک ثمرات حاصل ہوں۔

(لطیف احمد۔ لاہور)

مکرم خواجہ محمد ثناء اللہ صاحب آف بانڈی پورہ کی وفات

۲۶ جولائی بروز ہفتہ مکرم خواجہ ثناء اللہ صاحب جو اُوڑہ گام (مقبوضہ کشمیر) سے ۱۹۴۹ء میں ہجرت کر کے پاکستان آ کر گلگت میں مقیم تھے بعمر ۶۵/۶۶ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم مقبوضہ کشمیر میں پاکستانی ہونے کی وجہ سے مدت تک جیل میں رہے۔ وہاں کی حکومت نے آپ کا بزازی کا بڑا سٹاک ضبط کر لیا اور انقلاب کی وجہ سے کروڑ نقصانات ہوئے مگر خندہ پیشانی اور جواں مردی سے سب نقصانات کو برداشت کیا۔ گلگت میں آکر پھر کاروبار کرتے رہے۔ آپ کے پسماندگان میں مقبوضہ کشمیر میں آپ کے بیٹے مکرم محمد ظفر اللہ صاحب اور ایک لڑکی ہیں اور پاکستان میں آپ کے لڑکے محمد عنایت اللہ صاحب خالد ہیں جو گورنمنٹ کالج گلگت میں بحیثیت لیکچرر فرائض انجام دے رہے ہیں۔

تین سال سے صاحب فراش تھے۔ دو تین ہفتے قبل آپ پر بلڈ پریشر کا حملہ ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ مسجد احمدیہ کے احاطہ میں دفن کئے گئے۔ جماعت کے لئے بڑے غیور تھے مسجد احمدیہ اور اس کی جائیداد کی نگرانی بھی کرتے رہے۔ دلیر، جواں ہمت، بارعب، صائب الرائے اور بہت سے دیگر اوصاف کے مالک تھے۔ آپ کی تجہیز و تکفین میں مقامی کشمیری برادری نے خاص تعاون کیا اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے آپ کے درجات بلند کرے اور آپ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز آپ کے لواحقین کو بھی صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔

محمد اسد اللہ قریشی
مربی سلسلہ۔ مسجد احمدیہ گلگت

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴